ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش برادر مکرم جناب حاجی محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر نمبر ۱۶

کشف الحاجۃ

المعروف

مالابد منہ اردو

باہتمام کمترین محمد فخر الدین بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مغفور مالک مطبع احمدی

در مطبع فخر المطابع واقع لکھنؤ طبع

تو اس صورت ناچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہو جائے تو بھی ایمان باقی رہیگا اور صحابہ رضی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب عادل تھے کوئی فاسق نہ تھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر
ہوا پس وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین صحابیونکی تعریف
سے پر ہین اور قرآن مین یہ بھی ہے کہ وہ سب آپس مین پیار اور ملاپ رکھتے تھے اور کافرون کے
مقابلے اور اُنکی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ صحابہ آپس مین
بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہے اور جو شخص اُن کے ساتھ بغض اور خفگی
رکھتا ہے قرآن مین اُس کو کافر کہتا آیا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے لِيَغِيظَ بِهِمُ
الْكُفَّارَ تاکہ غصے مین ڈالے بسبب اُنکے کافرون کو صحابہ یاد رکھنے والے قرآن کے اور
روایت کرنے والے فرقان کے تھے پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اسکو قرآن پر اور قرآن
کے سوا ایمان کے اور متواترات خبرون پر ایمان لانا ممکن نہوگا ف وجہ ممکن نہونیکی یہ ہے
کہ قرآن کے سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہ ساری ہم سب لوگونکو صحابیون کے وسیلے سے پہونچین
بلکہ قرآن بھی ۱۲
پس اگر اُس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا اور روایات اُن کی اُسکے
نزدیک ہرگز قابل سند کے نہونگی جب روایات اُن کی قابل سند کے نہوئین تو قرآن
کا اُترنا رسول علیہ السلام پر اور اُس کا برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ رضی
اور آیتون سے ثابت ہوا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سارے اصحاب سے افضل ہین بعد اُن کے
عمر رضی اللہ عنہ اور سارے صحابہ نے ابو بکر رضی کو افضل جان کر اُن کی خلافت پر بیعت کی
اور ابو بکر رضی کے حکم سے عمر رضی کی خلافت پر بیعت کی اور ابو بکر رضی اللہ کے بعد عمر کی افضلیت پر اجماع
ہوا اور عمر رضی کے بعد تین دن صحابہ رضی نے آپس مین مشورہ کیا پھر عثمان رضی کو افضل جان کر اُن کی
خلافت پر اجماع کیا اور بیعت کی اور عثمان رضی کے پیچھے تمام صحابہ مہاجرین اور انصار نے
جو مدینے مین تھے سب نے علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی جس نے علی کرم اللہ
وجہہ کے ساتھ قضیہ کیا وہ خطا پر تھا لاکن بدگمانی کسی صحابہ رضی پر نچاہیے کرنی اور اُن کی